از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21مارچ، 1995

ایم۔ ڈبلیو۔ محی الدین

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹر ا

[ایم ایم پنچھی اور کے جیاچندر ریڈی، جسٹس صاحبان]

انسداد رشوت ستانی ایکٹ 1988:

دفعات 13 (d)(i) اور (ii) -رشوت-مقامی فنڈ مقامی فنڈ کا خصوصی آڈٹ افسر نے رشوت لی ہے اس بہانے پر کہ وہ آڈٹ کے کچھ اعتراضات کو دور کرے گا۔-رشوت لیتے ہوئے پکڑا گیا- نچلی عدالتوں کے ذریعے مجرم قرار دیا گیا اور سزا سنائی گئی—"حاصل کردہ مالی فائدہ-یعنیٰ-مقدمے کی سماعت کے لیے منظوری کا مطلب-جوازیت-1947 کے ایکٹ کے تحت اور اس کے بعد 1988 کے ایکٹ کے تحت الزامات کی تشکیل-اپیلٹ عدالت میں نہیں اٹھایا گیا مواد-عدالت عظمیٰ میں پہلی بار اعتراض نہ اٹھایا جائے خاص طور پر جب ملزم کے ساتھ کوئی جانبداری نہ ہو-سزا کی تصدیق ہو گئی، لیکن قید کی سزا کم ہو کر اس مدت تک رہ گئی جو پہلے گزر چکی تھی-تاہم، کوتاہی کی شق کے ساتھ جرمانے کی سزا کی تصدیق کی گئی۔

آڈٹ کے اعتراض کو دور کرنے کے بہانے گرام پنچایت کے سرپنچ سے 400 روپے رشوت قبول کرنے پر، اپیل کنندہ، جو لوکل فنڈ اکاؤنٹس کے تحت ایک خصوصی افسر ہے، پر انسداد رشوت ستانی کے قانون کی دفعات 13 (2) اور 7 کے ساتھ دفعہ 13 (d)(i) اور (ii) کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کے مطابق اسے رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اسے ٹرائل کورٹ نے مجرم قرار دیا اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اسے چھ ماہ کی قید بامشقت سزا سنائی گئی اور 5000 روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی جس میں مزید تین ماہ کی قید بامشقت سزا سنائی گئی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم اور سزا کی تصدیق کی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ استغاثہ کا ثبوت قابل قابلِ اعتماد اور بھروسے مند نہیں تھا کیونکہ اس میں متعدد تضادات، کوتاہیاں اور متضاد تھے؛ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ نے کوئی مالی فائدہ "حاصل" کیا تھا کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ اس نے دراصل غیر قانونی تسکین کو قبول کیا تھا؛ اور یہ کہ کوئی جائز منظوری نہیں تھی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، لیکن سزا میں ترمیم کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1.1. گواہ استغاثہ 1 اور 6 کے شواہد سے یہ واضح ہے کہ گواہ استغاثہ 1 داغدار رقم کے ساتھ الگ ہو گیا تھا اور وہ پکڑ اور کنٹرول میں آ گیا تھا اور اس لیے ملزم کے قبضے میں آ گیا اور فوری طور پر ایک اشارہ دیا گیا اور پھانسنے والی پارٹی جائے وقوعہ پر داخل ہوئی اور ٹریپ کی کارروائی مکمل کی۔ اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ملزم پیسے کے قبضے میں نہیں آیا تھا۔ جب ایک بار یہ تقاضہ یعنی کہ وہ رقم کے قبضے میں آیا تو پورا ہو جاتا ہے، تب صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے اسے قبول کیا اور اس طرح مالی فائدہ حاصل کیا۔

2.1 یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے مطالبہ کیا تھا اور تصدیق نامہ بھی حاصل کیا تھا کہ وہ ہوٹل میں داخل ہونے سے پہلے مانگی گئی رقم لے کر آیا تھا اور اس کے کہنے پر گواہ استغاثہ 1 نے پیسے کو رومال میں لپیٹ دیا جو ملزم نے دیا تھا اور اسے بیگ پر رکھ دیا جو ملزم نے لایا تھا اور جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ لہٰذا ان تمام اقدامات کو اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے مد نظر رکھنا ہو گا کہ ملزم نے درحقیقت مالی فائدہ "حاصل" کیا تھا یعنی اسے غیر قانونی تسکین ملی تھی۔ کیس کے اس پہلو پر شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا، استغاثہ نے مکمل طور پر ثابت کیا ہے کہ ملزم نے رشوت کی رقم قبول کی اور اس طرح مالی فائدہ حاصل کیا جس سے جرم مکمل طور پر انجام دیا گیا۔ رشوت کے مطالبے کے ساتھ ساتھ اس کی قبولیت کے حوالے سے گواہ استغاثہ 1 کے ثبوت کی تصدیق گواہ استغاثہ 6 کے ثبوت کے ساتھ ساتھ گواہ استغاثہ 2 اور 7 کے ذریعے بیان کردہ دیگر حالات سے بھی ہوتی ہے۔

رام کرشن و دیگر بنام ریاست دہلی، اے آئی آر (1956) ایس سی 476، پر انحصار کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

اسٹر اوڈز جوڈیشل ڈکشنری 5th ایڈیشن جلد 3 صفحہ 1729 اور شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری، 3rd ایڈیشن جلد II، صفحہ 1431، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2. اگرچہ ابتدائی طور پر کمشنر کے ذریعہ مقرر کیا گیا تھا، لیکن بعد میں ملزم کو چیف آڈیٹر گواہ استغاثہ 8 کے زیر انتظام لوکل فنڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں ضم کر لیا گیا۔ انسداد رشوات ستانی کے قانون کی متعلقہ توضیعات کے مطابق، منظوری دینے والا اختیار وہ اختیار ہے جو اسے ملازمت سے ہٹانے کا مجاز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پی او 8 ملزم کو ملازمت سے ہٹانے کا ایسا مجاز اختیار ہے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ملزم کو ابتدائی طور پر کمشنر نے مقرر کیا تھا، وہ اب ملزم کو ملازمت سے ہٹانے کا اہل نہیں تھا کیونکہ وہ مذکورہ کمشنر کے اختیار میں نہیں تھا اور نہ ہی وہ اپنے محکمے میں تھا۔ لہذا گواہ استغاثہ 8 کسی بھی طرح سے مذکورہ کمشنر کے ماتحت نہیں ہے۔ دوسری طرف وہ ملزم کو متعلقہ وقت پر ملازمت سے ہٹانے کا مجاز اتھارٹی تھا۔ اس لیے اس کی طرف سے دی گئی منظوری درست ہے۔

3. ابتدائی طور پر انسداد رشوات ستانی کے قانون 1947 کی دفعات 5(d) (i) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 5 (2) کے تحت الزامات طے کیے گئے تھے لیکن جب حقیقت میں 1990 میں مقدمہ شروع ہوا تو اس وقت کے صدر نشین جج نے انسداد رشوات ستانی کے قانون 1988 کی دفعات 13(i) (d) اور (ii) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 13(2)، 7 کے تحت الزامات طے کیے اور مقدمہ آگے بڑھا۔ ٹرائل کورٹ میں کوئی اعتراض نہیں کیا گیا اور نہ ہی ایسی دلیل اپیلٹ کورٹ میں پیش کی گئی۔ یہاں تک کہ بصورت دیگر ملزم کے لیے کوئی جانبداری پیدا نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان جرائم کے سلسلے میں دونوں قوانین کی متعلقہ توضیعات کے تحت الزامات کی قبر اصل میں ایک جیسی ہے اور کم از کم اپیل کنندہ پہلی بار اس عدالت میں ایسی دلیل نہیں اٹھا سکتا جب حقیقت میں اس کے لیے کوئی جانبداری پیدا نہیں کیا گیا ہو۔

4. یہ جرم 1981 میں ہوا تھا۔ ان تمام سالوں میں اپیل کنندہ مجرمانہ کارروائیوں کی اذیت سے گزرا ہے اور اس نے اپنی ملازمت بھی کھو دی ہے اور اس کی کفالت کرنے کے لیے اس کا ایک بڑا خاندان ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ بیمار اور کمزور ہو گیا ہے۔ وہ کچھ عرصے سے جیل میں ہے۔ ان تمام خاص وجوہات کی بناء پر، اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کی تصدیق کرتے ہوئے، قید کی اثباتِ جُرم کو اس مدت تک کم کر دیا گیا ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ تاہم، کوتاہی کی شق کے ساتھ جرمانے کی سزا کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 224، سال 1993۔

فوجداری اے نمبر 140، سال 1990 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 2.12.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یو آر للت اور اے کے سنگھی۔

جواب دہندہ کے لیے ایس ایم یادو اور اے ایس باسے۔

عدالت کا فیصلہ کے جسٹس چندر ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

کے جیا چندر ریڈی، جسٹس-اپیل کنندہ پر انسداد رشوات ستانی کے قانون (مختصر طور پر "ایکٹ") کی دفعات 13(d) (i) (ii) کو 13(2) اور 7 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ کے تحت مقدمہ چلایا گیا اور اسے ٹرائل کورٹ نے مجرم قرار دیا اور اسے چھ ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی اور ادائیگی نہ کرنے پر 5000 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی جس کی مزید تین ماہ کی قید بامشقت کی اپیل عدالت عالیہ نے خارج کر دی۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ، متعلقہ وقت پر، چیف آڈیٹر، لوکل فنڈ اکاؤنٹس، بمبئی کے زیر انتظام خصوصی آڈیٹر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ واردھا ضلع میں چاناجی تکالی گرام پنچایت کے کھاتوں کا آڈٹ سرپنچ رام راؤ ہول، گواہ استغاثہ 1 کو موصول ہونے والے ضلع ذیلی آڈیٹر کے میمو کے مطابق 25.11.1981 سے کیا جانا تھا۔ ملزم 11.11.1981 پر مذکورہ گاؤں گیا اور گرام پنچایت کے کھاتوں کا آڈٹ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے گواہ استغاثہ 1 کو انکشاف کیا کہ کچھ آڈٹ کے اعتراضات تھے اور گواہ استغاثہ 1 کو 1,600 روپے کی رقم بھیجنے کی ضرورت ہو گی اور رقم جمع نہ کرنے کی صورت میں فوجداری مقدمہ شروع کیا جائے گا۔ اپیل کنندہ نے گواہ استغاثہ 1 کو مزید بتایا کہ اگر وہ 500 روپے ادا کرتا ہے تو آڈٹ کے اعتراضات کو ہٹا دیا جائے گا۔ بعد میں، مانگ کی رقم کو کم کر کے 400 روپے کر دیا گیا اور گواہ استغاثہ 1 نے اس کا انتظام کرنے پر رضامندی ظاہر کی اور اپیل کنندہ نے اسے رات 1 سے 2 بجے کے درمیان انناپورنا ہوٹل، وردھا میں رقم لانے کو کہا۔ تاہم، گواہ استغاثہ 1 نے اینٹی کرپشن بیورو کے دفتر سے رابطہ کیا اور شکایت درج کرائی۔ گواہ استغاثہ 7، ویجیلنس کے انسپکٹر نے ایک جال کا انتظام کیا۔ گواہ استغاثہ 2 اور 6، محکمہ جنگلات سے تعلق رکھنے والے اہلکاروں کو پنچوں کے طور پر کام کرنے کی ضرورت تھی۔ ضروری کارروائی کی گئی اور 400 روپے کے کرنسی نوٹوں کو فینو لفتھلین پاؤڈر کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تابع کیا گیا اور گواہ استغاثہ 1 اور پنچوں کو ہدایت دی گئی کہ اگر ملزم کی طرف سے مانگ کے مطابق رقم قبول کی گئی تو گواہ استغاثہ 1 کے ذریعے اس کے چہرے پر رومال رگڑ کر ضروری اشارہ دیا جائے۔ پیشگی انتظام کے مطابق گواہ استغاثہ 1 اور گواہ استغاثہ 6 تقریباً 1 بجے اناپورنا ہوٹل گئے۔ 30 بجے اپیل کنندہ اس وقت وہاں موجود نہیں تھا لیکن انہیں اناپورنا ہوٹل کے بالکل سامنے واقع تاج ہوٹل کے مالک سے معلوم ہوا کہ اپیل کنندہ اپنے دفتر گیا ہے اور تقریباً 3 یا 4 بجے واپس آئے گا۔ تقریباً 4:30 یا 5 بجے اپیل کنندہ تاج ہوٹل آیا اور ان سب نے چائے پی اور آڈٹ نوٹ تیار کرنے کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ اپیل کنندہ نے گواہ استغاثہ 1 سے پوچھا کہ کیا وہ رقم لے کر آیا ہے اور جب گواہ استغاثہ 1 نے ہاں میں جواب دیا تو اپیل کنندہ نے گواہ استغاثہ 1 سے کہا کہ وہ اناپورنا ہوٹل کے کمرہ نمبر 8 میں اس کے ساتھ جائے جس میں اپیل کنندہ ٹھہرا ہوا تھا۔ گواہ استغاثہ 1 نے اپیل کنندہ کی پیروی کی۔ جب وہ ہوٹل کی پہلی منزل پر پہنچے تو اپیل کنندہ نے اپنی دائیں جیب سے ایک رومال نکالا اور گواہ استغاثہ 1 سے کہا کہ وہ رقم رومال میں لپیٹ دے اور پھر اسے دے دی جائے۔ اپیل کنندہ نے گواہ استغاثہ 1 اور 6 سے یہ بھی کہا کہ انہیں وہاں کھڑا ہونا چاہیے اور اس دوران وہ اپنا بیگ اپنے کمرے سے لے آئے گا۔ اپیل کنندہ اندر گیا اور اپنا بیگ لے کر باہر آیا اور گواہ استغاثہ 1 سے کہا کہ وہ وہ رومال رکھے جس میں پیسے اس بیگ میں لپٹے ہوئے تھے جو ہوٹل کے کمرہ نمبر 10 کے سامنے گلیارے میں چارے پر رکھا گیا تھا۔ گواہ استغاثہ 1 نے اسی کے مطابق ملزم کی طرف سے دیے گئے رومال میں لپیٹ کر اپنی جیب سے رقم نکالی اور اسے پیسے کے ساتھ تھیلے پر رکھ دیا اور اس کے بعد اس نے ضروری اشارہ دیا۔ اشارہ موصول ہونے پر، گواہ استغاثہ 7 اور پھانسنے والی پارٹی کے دیگر ارکان وہاں آئے اور اپیل کنندہ سے کہا کہ وہ حرکت نہ کرے اور گواہ استغاثہ 1 سے معلوم ہوا کہ رقم رومال میں لپٹی ہوئی تھی اور تھیلے پر رکھی گئی تھی، اسے گواہ استغاثہ 7 نے ضبط کر لیا اور فینولفتھلین پاؤڈر ٹیسٹ کا مظاہرہ کیا گیا جو مثبت ثابت ہوا۔ کرنسی نوٹوں کے نمبروں کی تصدیق پہلے کے پنچ نامہ میں درج نمبروں سے کی گئی اور تفتیش مکمل ہونے کے بعد فرد قرارداد جرم بنائی گئی۔

استغاثہ نے بنیادی طور پر گواہ استغاثہ 1، دو پنچوں گواہ استغاثہ 2 اور 6 اور گواہ استغاثہ 7، تفتیشی افسر کے ثبوتوں پر انحصار کیا۔ گواہ استغاثہ 8 وہ افسر ہے جس نے منظوری دی۔ جب دفعہ 313 مجموعہ ضابطہ فوجداری تحت جانچ پڑتال کی گئی تو اپیل کنندہ نے جرم سے انکار کیا اور قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی۔ اس کا دفاع مکمل انکار کا تھا اور اس نے کہا کہ اسے جھوٹا پھنسایا گیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے استغاثہ کا مقدمہ قبول کر کے اسے مجرم قرار دیا اور عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل نے سب سے پہلے دلیل دی کہ استغاثہ کا ثبوت قابل اعتماد اور بھروسہ مند نہیں ہے کیونکہ اس میں متعدد تضادات، کوتاہیاں اور متضاد ہیں۔ دوسری صورت میں بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بیان کردہ حقائق کے پیش نظر اپیل کنندہ نے کوئی مالی فائدہ "حاصل" کیا تھا کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس نے درحقیقت غیر قانونی تسکین کو قبول کیا تھا۔ آخر میں فاضل وکیل نے یہ بھی دلیل دی کہ کوئی جائز منظوری نہیں ہے۔ فاضل وکیل ہمیں مادی گواہوں کے ثبوت کی طرف لے گیا ہے اور کچھ تضادات یا خامیوں کی نشاندہی کی ہے جن پر ذیل کی دونوں عدالتوں نے غور کیا ہے اور یہ صحیح طور پر قرار دیا گیا ہے کہ وہ بہت معمولی ہیں اور کسی بھی طرح سے گواہوں کی سچائی کو متاثر نہیں کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں دوبارہ اسی راستے سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تاہم، فاضل وکیل نے سختی سے استدلال کیا کہ دفعات 13(d)(i) اور 13(d)(ii) کے تقاضے اس اثر کے لیے ہیں کہ ملزم کو رشوت ستانی یا غیر قانونی ذرائع سے یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے یا کسی دوسرے شخص کے لیے کوئی قیمتی چیز یا کوئی مالی فائدہ حاصل کرنا چاہیے اور یہ کہ فوری صورت میں چونکہ کوئی حقیقی چیز نہیں ہے: رشوت کی رقم کی قبولیت مذکورہ تقاضے پورے نہیں ہوئے ہیں اور اس لیے اثباتِ جُرم جھوٹ نہیں بول سکتی۔ اپنے بیان کی حمایت میں فاضل وکیل نے اس حقیقت پر کافی زور دیا کہ کرنسی نوٹ بیگ پر پڑے رومال میں لپٹے ہوئے پائے گئے تھے اور مذکورہ رقم دراصل ملزم کو موصول نہیں ہوئی ہے اور اس کے ذہن بدلنے کا ہر امکان تھا اور لہذا ایک کڑی غائب ہے اور اس کے نتیجے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے مالی فائدہ حاصل کیا۔ اس بیان کی تعریف کرنے کے لیے ہم اس پہلو پر گواہ استغاثہ 1 اور 6 کے شواہد کے متعلقہ حصوں کا حوالہ دیں گے۔ یہ ان کا ثبوت ہے کہ وہ دونوں ملزم سے ملے، چائے پی اور پھر اس ملزم نے گواہ استغاثہ 1 سے پوچھا کہ کیا وہ رقم لے کر آیا ہے اور جب اس نے ہاں میں جواب دیا تو ملزم نے انہیں اناپورنا ہوٹل میں اپنے کمرے میں جانے کو کہا۔ جب وہ پہلی منزل پر پہنچے تو ملزم نے اپنی دائیں جیب سے رومال نکالا اور گواہ استغاثہ 1 سے اس رومال میں پیسے لپیٹنے کو کہا اور اندر جا کر اپنے کمرے سے اپنا بیگ لایا اور اس کے بعد دوبارہ گواہ استغاثہ 1 سے رومال رکھنے کو کہا جس میں پیسے اس بیگ پر لپٹے ہوئے تھے جو کمرہ نمبر 10 کے سامنے چارے پر رکھا گیا تھا۔ گواہ استغاثہ 1 نے رومال پر پیسے لپیٹ کر اس تھیلے پر رکھ کر اشارہ دیا۔ یہ گواہ استغاثہ 1 اور 6 دونوں کی طرف سے دیا گیا مستقل بیان ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گواہ استغاثہ 1 نے داغدار رقم سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وہ پکڑ اور کنٹرول میں آگئی اور اس لیے ملزم کے قبضے میں آگئی اور فوری طور پر ایک اشارہ دیا گیا اور پھانسنے والی پارٹی جائے وقوعہ پر داخل ہوئی اور ٹریپ کی کارروائی مکمل کی۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ملزم پیسے کے قبضے میں نہیں آیا تھا۔ جب ایک بار یہ تقاضہ پورا ہو جاتا ہے کہ وہ رقم کے قبضے میں آیا تو صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نے اسے قبول کیا اور اس طرح مالی فائدہ حاصل کیا۔

اسٹر اوڈز جوڈیشل ڈکشنری 5 ویں ایڈیشن جلد 3، صفحہ 1729 میں، لفظ "حاصل" کے معنی درج ذیل ہیں:

"حصول (لارنسی ایکٹ، 1916 (سی۔50) دفعہ 32(1)۔ اس کا مطلب جائیداد حاصل کرنا ہے نہ کہ صرف ملکیت (آر وی لوری (1951))۔

ویبسٹر کے تیسرے نئے بین الاقوامی لغت کے صفحہ 1559 میں، لفظ "حاصل" کے معنی اس طرح ہیں:

"حاصل:۔ کسی منصوبہ بند عمل یا طریقہ کار کے ذریعے یو ایس یو کا قبضہ حاصل کرنا یا اسے ٹھکانے لگانا، رکھنا، قبضہ میں رکھنا، مالک ہونا، قابض ہونا۔"

شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری، تیسرا ایڈیشن جلد II، صفحہ 1431 میں، لفظ "حاصل" کے معنی ذیل میں دیے گئے ہیں:

"حاصل:۔ کوشش اور مقصد کے نتیجے میں حاصل کرنا، حاصل کر لینا، عمومی معنوں میں پانا یا حاصل کرنا"

ان لغتوں میں دیے گئے لفظ "حاصل" کے معانی پر انحصار کرتے ہوئے، فاضل وکیل نے مزید دلیل دی کہ لفظ "حاصل" کا ایک قطعی معنی ہے اور جب تک یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ملزم نے رقم حاصل کی یا اس پر قبضہ کیا اور اسے برقرار رکھا، تب تک تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ فاضل وکیل کے مطابق، چاہے استغاثہ پر یقین کیا جائے، یہ ایک تیاری یا زیادہ سے زیادہ ملزم کی طرف سے کوشش کے مترادف ہو سکتا ہے اور یہاں کوئی مکمل جرم نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہمیں اس ہتھیار ڈالنے میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ رام کرشن و دیگر بنام ریاست دہلی، اے آئی آر (1956) ایس سی 476 میں، اس عدالت کے تین ججوں کی بنچ نے انسداد رشوات ستانی کے قانون 1947 کی دفعہ 5(1)(d) کے تقاضوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس طرح مشاہدہ کیا:

"ہمیں بنیادی طور پر استعمال شدہ زبان کو دیکھنا ہے اور اسے اثر دینا ہے۔ ایسے معاملات کا ایک طبقہ پیدا ہو سکتا ہے جہاں بدعنوان غیر قانونی ذرائع کو اپنایا جاتا ہے یا سرکاری ملازم اپنے لیے مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے ان کا تعاقب کرتا ہے۔ لفظ "حاصل کرتا ہے" جس پر زیادہ زور دیا گیا تھا وہ اس چیز کو قبول کرنے کے خیال کو ختم نہیں کرتا جو دی گئی ہے یا دی جانے کی پیشکش کی گئی ہے، حالانکہ یہ وصول کنندہ کی طرف سے کوشش کے ایک عنصر کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

لہذا آیا رشوت کے طور پر دی گئی چیز کی قبولیت تھی اور آیا وصول کنندہ کی طرف سے رشوت کی قبولیت کے ذریعے مالی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی، یہ ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہے۔ فوری معاملے میں، یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے مطالبہ کیا تھا اور اسے گواہ استغاثہ 1 سے تصدیق بھی ملی تھی کہ وہ ہوٹل میں داخل ہونے سے پہلے مانگی گئی رقم لے کر آیا تھا اور اس کے کہنے پر، گواہ استغاثہ 1 نے پیسے کو رومال میں لپیٹ دیا جو ملزم نے دیا تھا اور اسے بیگ پر رکھ دیا جو ملزم لایا تھا اور جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ لہذا ان تمام اقدامات کو اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے مد نظر رکھنا ہوگا کہ ملزم نے درحقیقت مالی فائدہ "حاصل" کیا تھا یعنی اسے غیر قانونی تسکین ملی تھی۔ ہم مطمئن ہیں کہ کیس کے اس پہلو پر شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا استغاثہ نے مکمل طور پر ثابت کیا ہے کہ ملزم نے رشوت کی رقم قبول کی اور اس طرح مالی فائدہ حاصل کیا جس سے جرم مکمل طور پر انجام دیا گیا۔ رشوت کے مطالبے کے ساتھ ساتھ اس کی قبولیت کے حوالے سے گواہ استغاثہ 1 کے ثبوت کی تصدیق گواہ استغاثہ 6 کے ثبوت کے ساتھ ساتھ گواہ استغاثہ 2 اور 7 کے ذریعے بیان کردہ دیگر حالات سے بھی ہوتی ہے۔

آخر میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کوئی جائز منظوری نہیں ہے کیونکہ اپیل کنندہ کو ناگپور ڈویژن کے کمشنر نے اسپیشل آڈیٹر کے طور پر مقرر کیا تھا اور اس لیے گواہ استغاثہ 8 کو منظوری دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ ہمیں اس ہتھیار ڈالنے میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ گواہ استغاثہ 8 نے بیان دیا کہ وہ چیف آڈیٹر، لوکل فنڈ اکاؤنٹس، بمبئی کے طور پر کام کر رہا تھا اور اس وقت اپیل کنندہ ملزم وردھا میں گرام پنچایت اسپیشل آڈیٹر کے طور پر کام کر رہا تھا اور یہ کہ وہ تقرری کے ساتھ ساتھ اتھارٹی بھی تھا جو اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کنندہ کو ملازمت سے ہٹا سکتا تھا۔ انہوں نے مزید بیان دیا کہ ریکارڈ کو دیکھنے کے بعد وہ مطمئن ہیں کہ منظوری دینے کے لیے پہلی نظر میں بذریعے فی ثبوت موجود ہیں اور اسی کے مطابق انہوں نے منظوری دے دی۔ جرح مقدمے میں گواہ استغاثہ 8 نے اعتراف کیا کہ اس نے خود ملزم کا تقرر نہیں کیا تھا لیکن اس نے مزید کہا کہ چیف آڈیٹر، لوکل فنڈ اکاؤنٹس، بمبئی جس عہدے پر وہ فائز تھا، گرام پنچایت کے خصوصی آڈیٹرز کا تقرر کرنے کا مجاز اختیار تھا۔ کسی بھی صورت میں حقیقت یہ ہے کہ متعلقہ وقت پر ملزم گرام پنچایت اسپیشل آڈیٹر کے طور پر کام کر رہا تھا اور گواہ استغاثہ 8 اسے ملازمت سے ہٹانے کا مجاز اتھارٹی تھا۔ تاہم فاضل وکیل نے دعوی کیا کہ اپیل کنندہ کا تقرر کمشنر ناگپور نے کیا تھا اور گواہ استغاثہ 8 مساوی عہدے پر فائز نہیں تھا اور اس لیے وہ اسے ہٹانے کا اہل نہیں تھا۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملزم کو لوکل فنڈ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں شامل کیا گیا تھا اور وہ چیف آڈیٹر، گواہ استغاثہ 8 کے کنٹرول میں تھا اور ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کے مطابق منظوری دینے والا اتھارٹی وہ اتھارٹی ہے جو اسے ملازمت سے ہٹانے کا مجاز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ گواہ استغاثہ 8 ملزم کو ملازمت سے ہٹانے کا ایسا مجاز اتھارٹی ہے۔ یہ بھی نوٹ کرنا ضروری ہے کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ملزم کو ابتدائی طور پر کمشنر نے مقرر کیا تھا، وہ اب ملزم کو ملازمت سے ہٹانے کا اہل نہیں تھا کیونکہ وہ مذکورہ کمشنر کے اختیار میں نہیں تھا اور نہ ہی وہ اپنے محکمے میں تھا۔ لہذا گواہ استغاثہ 8 کسی بھی طرح سے مذکورہ کمشنر کے ماتحت نہیں ہے۔ دوسری طرف وہ ملزم کو متعلقہ وقت پر ملازمت سے ہٹانے کا مجاز اتھارٹی تھا۔ اس لیے اس کی طرف سے دی گئی منظوری درست ہے۔

ہم اتفاقی طور پر اس بات کا حوالہ دے سکتے ہیں کہ فاضل وکیل نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ ملزم کا مقدمہ ابتدائی طور پر انسداد رشوات ستانی کے قانون 1947 کی دفعہ 5(2) کے ساتھ پڑھے جانے والے تعزیرات ہند کی دفعہ 161 کے تحت شروع ہوا تھا لیکن ٹرائل کورٹ نے بالآخر ملزم کو نئے ایکٹ، سال 1988 کی توضیعات کے تحت مجرم قرار دیا۔ اس لیے مقدمے کی سماعت خراب ہو جاتی ہے۔ ہمیں اس پیشکش میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ ابتدائی طور پر 9.12.83 کو انسداد رشوت ستانی ایکٹ 1947 کی دفعہ 5(i)(d) اور 5(2) کے تحت الزامات عائد کیے گئے تھے لیکن جب سال 1990 میں مقدمے کی سماعت شروع ہوئی تو اس وقت کے آفیسر جلیس نے دفعہ 13(d)(i)، (ii) کے ساتھ 13(2) اور انسداد رشوت ستانی ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت الزامات عائد کیے۔ 1988 اور مقدمہ آگے بڑھا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ٹرائل کورٹ میں کوئی اعتراض اٹھایا گیا ہے اور نہ ہی ایسی دلیل اپیلٹ کورٹ میں پیش کی گئی ہے۔ دوسری صورت میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ملزم کے لیے کوئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جانبداری پیدا نہیں ہوا ہے کیونکہ ان جرائم کے سلسلے میں دونوں قوانین کی متعلقہ توضیعات تحت الزامات کی قبر اصل میں ایک جیسی ہے اور کسی بھی حد تک اپیل کنندہ پہلی بار اس عدالت میں اس طرح دلیل نہیں اٹھا سکتا جب کہ حقیقت میں اس کے لیے کوئی جانبداری پیدا نہیں کیا گیا ہے۔

اب سزا کے سوال پر آتے ہیں، جرم سال 1981 میں ہوا۔ان تمام سالوں میں اپیل کنندہ اب تک مجرمانہ کارروائیوں کی اذیت سے گزرا ہے اور اس نے اپنی ملازمت بھی کھو دی ہے اور اس کی کفالت کرنے کے لیے اس کا ایک بڑا خاندان ہے۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بیمار اور کمزور ہو گیا ہے۔وہ کچھ عرصے سے جیل میں ہے۔ان تمام خاص وجوہات کی بناء پر، اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کی تصدیق کرتے ہوئے، ہم قید کی سزا کو اس مدت تک کم کر دیتے ہیں جو پہلے گزر چکی ہے۔تاہم، ہم کوتاہی کی شق کے ساتھ جرمانے کی سزا کی تصدیق کرتے ہیں۔اس کے مطابق، قید کی سزا میں ترمیم کے تابع، اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document